الجواب حامداو مصلیا

واضح رہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے شرعاً ضروری ہے کہ مستحقِ زکوٰۃ شخص کو زکوٰۃ کی رقم یا اس سے خریدی ہوئی چیز کا مالک وقابض بنایا جائے، مالک وقابض بنائے بغیر زکوٰۃ کی رقم مستحق شخص پر خرچ کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، لھذا:

۱............زکوٰۃ کی رقم سے ادویات خرید کر مستحقِ زکوٰۃ مریض کو مالک بنا کر دینے سے زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔

۲............طبی ٹیسٹ کی فیس اگر بالا بالا لیبارٹری کو ادا کی، تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، لیکن اگر مریض کے ہاتھ میں دی، اور اس نے اس سے فیس ادا کی، تو زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔

۳، ۴، ۵............اس میں بھی وہی تفصیل ہے، جو سوال نمبر ۲ کے جواب میں گزر گئی۔

۶ تا ۱۱............زکوٰۃ اور صدقاتِ واجبہ کی رقم سے یہ حوائج پورے کرنا جائز نہیں، اور اس سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، کیونکہ اس میں ''تملیک''، یعنی مستحقِ زکوٰۃ مریض کو مالک وقابض نہیں بنایا جاتا، بلکہ وہ ہسپتال کی ملکیت ہوتی ہے، اور ادارہ کو مالک بنانے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی، یہ کام عطیات اور نفلی صدقات سے انجام دئے جاسکتے ہیں۔

تاہم اگر کسی جگہ ضرورت ہو، اور ہسپتال میں عطیات اور نفلی صدقات کم ہوں، اور مذکورہ اشیاء حاصل کرنا ناگزیر ہو، تو اس صورت میں مستحق مریضوں سے وکالت نامہ لیا جائے، جس میں مستحق مریض ہسپتال کے منتظم کو اپنا وکیل بناتے ہیں، اس صورت میں جب زکوٰۃ منتظم کے ہاتھ میں آجاتی ہے، تو لوگوں کی زکوٰۃ ادا ہوجاتی ہے، اور منتظم کو اختیار ہوتا ہے کہ وہ مریضوں کے کسی بھی مفوضہ مفاد یا کام میں اس رقم کو خرچ کرے، یہ وکالت نامہ یا وکالت فارم کو آپ بوقتِ ضرورت دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی سے حاصل کرسکتے ہیں۔ واللہ تعالی اعلم

عصمت اللہ عصمہ اللہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی ۱۴

الجواب صحیح

مفتی بجامعہ دارالعلوم کراچی

۱-۱۱-۱۴۳۸ھ

دار الافتاء
فتوی نمبر ۲۹/۱۹۰۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وکالت نامہ

از مستحق زکوٰۃ مریض

میں مسمیٰ / مسماۃ ---------------- ولد ---------------- ، عمر ---------------- ،

پتہ ---------------------------- عاقل بالغ اقرار کرتا / کرتی ہوں کہ میں مسلمان عاقل بالغ شخص ہوں اور نصابِ زکوٰۃ یا نصابِ قربانی کا مالک نہیں ہوں یعنی میری ملکیت میں ساڑھے باون تولہ چاندی نہیں ہے، اور نہ ہی اس کی قیمت کے برابر نقد روپیہ یا سونا ہے، نہ ہی اتنی قیمت کا سامانِ تجارت یا کوئی غیر ضروری سامان ہے، نیز ایسا بھی نہیں ہے کہ مذکورہ بالا سب یا بعض قسموں کا مال مل کر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو جاتا ہو، اور میں سید (ہاشمی) بھی نہیں ہوں، اور شرعی قاعدہ کی رو سے زکوٰۃ لینے کا واقعی شرعاً مستحق ہوں، لہٰذا میں اس ہسپتال ---------------- کی انتظامیہ کو اس بات کا اختیار دیتا / دیتی ہوں کہ جب تک میرا اقیام اس ہسپتال میں رہے اس وقت تک وہ خود یا اس کا نمائندہ مجاز میرے لئے زکوٰۃ وصدقات وعطیات کی رقم یا اشیاء وصول کریں، اور اسے میرے کھانے پینے اور علاج معالجہ کے لئے خرچ کریں، یا ایسے دیگر غریب مریضوں پر خرچ کریں جو علاج کے مصارف برداشت نہ کرسکتے ہوں۔

دار الافتاء ١٠/١٦٩٧

دستخط مریض / مریضہ